50693 ـ صرف ليلۃ القدر ميں ہی تہجد كی ادائيگی كا حكم

سوال

صرف ليلۃ القدر ميں تہجد كی ادائيگی كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله :

اول:

ليلۃ القدر ميں عبادت كرنے كی بہت زيادہ فضليت وارد ہے، ہمارے رب تبارك و تعالى نے بيان كيا ہے كہ اس رات كی عبادت ايك ہزار مہينوں سے افضل ہے، اور نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيان فرمايا ہے كہ: جس نے ايمان اور اجروثواب كی نيت سے ليلۃ القدر كا قيام كيا اس كے پہلے تمام گناہ معاف كر ديے جاتے ہيں.

فرمان باری تعالى ہے:

يقينا ہم نے اس (قرآن) كو ليلۃ القدر ميں نازل كيا ہے، اور آپ كو كيا معلوم كہ ليلۃ القدر كيا ہے، ليلۃ القدر ايك ہزار مہينوں سے بہتر ہے، اس ميں فرشتے اور روح (جبريل عليہ السلام) اپنے رب كے حكم سے ہر سلامتی كا امر لے كر نازل ہوتے ہيں، يہ طلوع فجر تك ہے القدر (1 ـ 5).

ابو ہريرہ رضی اللہ تعالى بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے ايمان اور اجروثواب كی نيت سے ليلۃ القدر كا قيام كيا اس كے پچھلے سب گناہ معاف كر ديے جاتے ہيں"

صحيح بخاری حديث نمبر (1901) صحيح مسلم حديث نمبر (760).

ايمانا: يعنی اس كی فضيلت اور مشروعيت پر ايمان ركھتے ہوئے.

واحتسابا: اللہ تعالی کے لیے خالص نیت کر کے.

دوم:

علماء کرام نے لیلۃ القدر کی تحدید میں اختلاف کیا ہے اور اس میں بہت سے قول ہے، حتی کہ اقوال کی تعداد چالیس تک پہنچ جاتی ہے، جیسا کہ فتح الباری میں ہے، اور ان اقوال میں سے اقرب الی الصواب قول یہ ہے کہ یہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی تاک راتوں میں ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی تاک راتوں میں تلاش کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2017) مندرجہ بالا الفاظ بخاری کے ہیں، صحیح مسلم حدیث نمبر (1169).

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے یہ باب باندھا ہے: آخری عشرہ کی تاک راتوں میں لیلۃ القدر تلاش کرنے کا باب"

اس رات کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ مسلمان شخص نشیط اور چست رہے تا کہ وہ پوری آخری عشرہ کی عبادت کرنے کی جدوجہد کرے، اور جمعہ کے دن دعاء کی قبولیت کے وقت کی عدم تحدید کی حکمت بھی یہی ہے اور اسی طرح اللہ تعالی کے ناموں کو ننانوے ناموں کی عدم تحدید کی حکمت بھی یہی ہے، جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جس نے انہیں شمار کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2736) صحیح مسلم حدیث نمبر (2677)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ان کا ۔ یعنی امام بخاری ۔ یہ کہنا کہ: آخری عشرہ کی تاک راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کا باب "

اس عنوان میں یہ اشارہ ہے کہ راجح یہی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں منحصر ہے، اور پھر وہ بھی رمضان کے آخری عشرہ میں، اور خاص کر آخری عشرہ کی تاک راتوں میں، اس کی کسی معین رات میں نہیں، مجموعی طور پر

احادیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں.

دیکھیں: فتح الباری (4 / 260).

اور دوسری جگہ پر حافظ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

علماء رحمہم اللہ کا کہنا ہے: لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ: تا کہ اسے حاصل کرنے کی کوشش اور جدوجھد کی جائے، بخلاف اس کے اگر یہ رات معین کر دی جاتی تو لوگ اس پر ہی اقتصار کرتے، جیسا کہ جمعہ کے دن قبولیت کے وقت کو مخفی رکھا گیا ہے.

دیکھیں: فتح الباری (4 / 266).

سوم:

اور اس بنا پر کسی ایك کے لیے بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ یقینی اور بالجزم کسی رات کو لیلۃ القدر قرار دے، اور خاص کر جب ہمیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس کے متعلق خبر دینا چاہی تو پھر بتایا کہ اللہ تعالی نے اس کا علم اٹھا لیا ہے.

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیلۃ القدر کا بتانے کے لیے نکلے تو مسلمانوں میں سے دو اشخاص کو جھگڑتے ہوئے پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" میں تمہیں لیلۃ القدر کا بتانے نکلا تھا، اور فلاں فلاں شخص جھگڑا کر رہے تھے تو یہ اٹھا لی گئی، اور ہو سکتا ہے یہ تمہارے لیے بہتر ہو، اسے تم سات، نو، اور پانچ میں تلاش کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (49).

تلاحی: یعنی تنازع اور جھگڑا کر رہے تھے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

رمضان المبارك کی کسی رات کی تخصیص کرنا کہ وہ لیلۃ القدر ہے، اس کے لیے کسی دلیل کی ضرورت ہے جو دوسری راتوں سے اس کی تعیین کرتی ہو، لیکن آخری عشرہ کی تاك راتوں میں اس کے زیادہ چانس ہیں اور ستائیسویں

رات لیلۃ القدر کے حق میں زیادہ ہے، جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس کا احادیث میں ذکر آیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 413).

اس لیے مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ کسی معین رات کو لیلۃ القدر قرار دے لے کیونکہ ایسا کرنے میں ایسی چیز کو قطعی اور لازم کرنا ہے جسے لازم کرنا ممکن نہیں؛ اور پھر اس میں اپنے آپ سے خیر وبھلائی بھی فوت ہو جاتی ہے، ہو سکتا لیلۃ القدر اکیسویں، یا تئیسویں، یا انتیسویں رات ہو، اور اگر اس نے صرف ستائیسویں رات کا قیام کیا تو اس سے بہت ساری خیر و بھلائی ضائع ہو گئی، اور اسے یہ بابرکت رات نہ مل سکی.

اس لیے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ سارا رمضان ہی اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی کوشش اور جدوجھد کرے، اور خاص کر آخری عشرہ میں اور بھی زیادہ اہتمام کرے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ بھی یہی تھا.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے اور اور رات کو بیدار ہوتے، اور اپنے اہل و عیال کو بیدار کرتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2024) صحیح مسلم حدیث نمبر (1174)

واللہ اعلم .